ماہنامہ

تربیہ

TARBIYAH

نومبر 2025

عثمان پبلک اسکول سسٹم

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

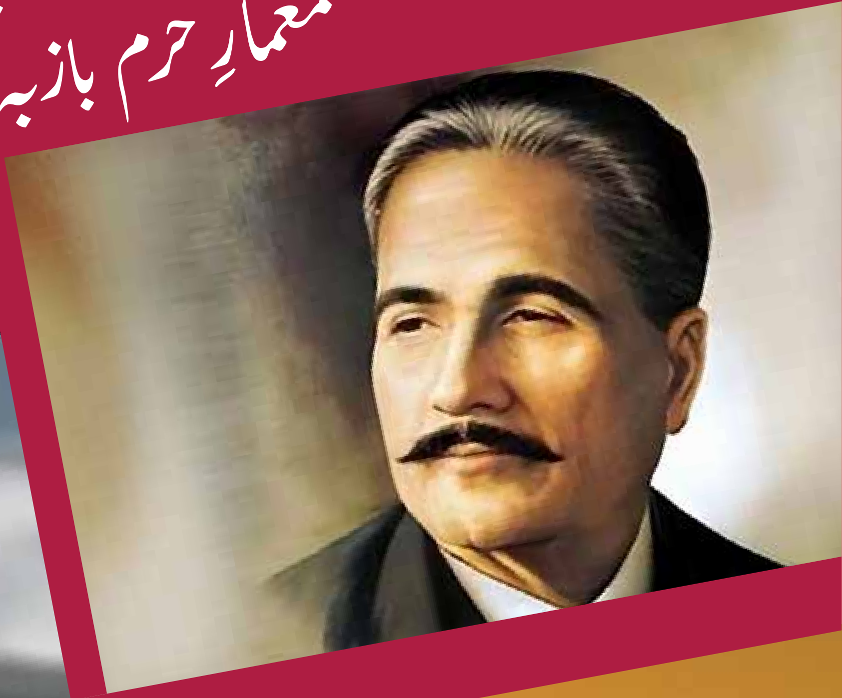

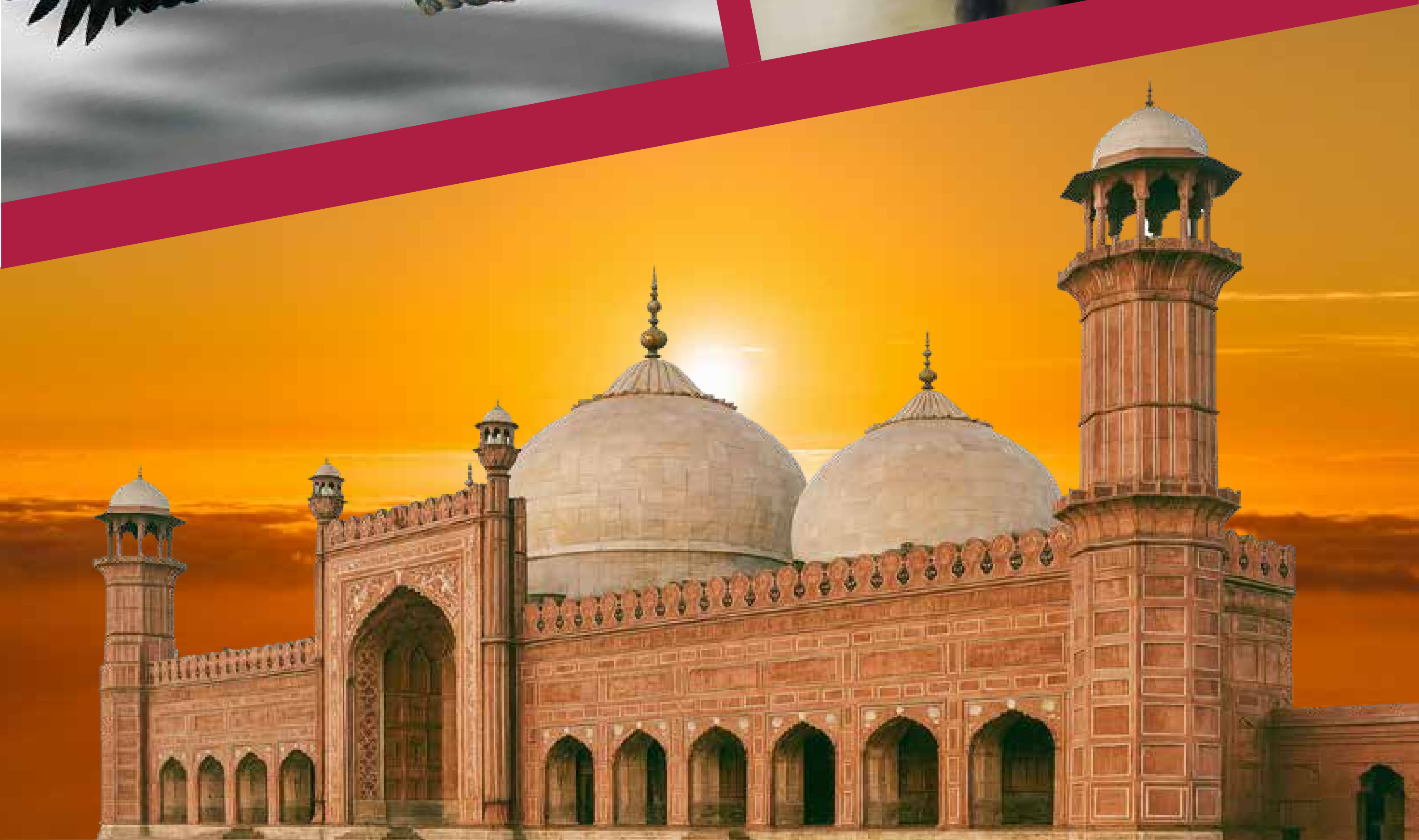

UPSS
USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
Shaping the leaders of Ummah

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز
تربیت
TARBIYAH

نومبر 2025 جمادی الاول/جمادی الآخر 1447ھ Monthly e-magazine for lifelong learning & holistic development

- فہم القرآن
- فہم الحدیث
- سیرت نبوی ﷺ
- تعلیم و تربیت
- شخصیت
- انٹرویوز
- تعمیر شخصیت
- کیریئر کونسلنگ
- طب و صحت
- اقبالیات
- گوشۂ عثمانین
- اقدار
- رہنمائے والدین
- سائنس و ٹیکنالوجی
- تعارفِ کتاب
- تاریخ

والدین اور اساتذہ کا کردار

اسلامی تعلیمات میں والدین اور اساتذہ کو نہایت بلند اور مقدس مقام حاصل ہے۔ والدین بچے کی پہلی درسگاہ ہیں اور اساتذہ اس کے عملی و فکری رہنما۔ اگر والدین اور اساتذہ اپنی ذمہ داریاں ایمانداری اور خلوص سے نبھائیں تو ایک صالح، بااخلاق اور روشن فکر معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہلِ خانہ کو اُس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔" (التحریم۔6)

یہ آیت والدین پر یہ ذمہ داری عائد کرتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کی دینی و اخلاقی تربیت کریں، ان میں نیکی، ایمان اور اچھے اخلاق کی بنیاد رکھیں۔

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: "ہر بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔" (بخاری) یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ والدین کی تربیت بچے کے مستقبل کا رخ متعین کرتی ہے۔ اگر وہ بچوں میں سچائی، دیانت، محبت اور عدل کے جذبات پیدا کریں تو وہ معاشرے کے کارآمد فرد بن جاتے ہیں۔

اساتذہ کا کردار بھی کسی طور والدین سے کم نہیں۔ استاد نہ صرف علم دیتا ہے بلکہ کردار، شرافت اور خدمتِ انسانیت کی راہ بھی دکھاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔" (ابن ماجہ)

یہ تعلیم اس بات کو واضح کرتی ہے کہ علم محض الفاظ یا مضامین کا مجموعہ نہیں بلکہ روشنی ہے جو انسان کے دل و دماغ کو منور کرتی ہے۔

علامہ اقبالؒ نے اساتذہ اور تربیت کے بارے میں نہایت خوبصورت الفاظ میں فرمایا:

سبق پھر پڑھ صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

ایک اچھا استاد اپنے شاگردوں کے دل میں علم و ایمان کا چراغ روشن کرتا ہے۔ وہ انہیں خودداری، غیرت، حوصلہ اور اعتماد سکھاتا ہے تاکہ وہ زمانے کے مقابل ڈٹ سکیں۔

اقبالؒ کے نزدیک نوجوان شاہین کی مانند ہیں جو بلند پرواز اور باعزم ہوتا ہے۔

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
کرگس کا جہاں اور ہے، شاہیں کا جہاں اور!

ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی نسلوں میں شاہین کی طرح بلند ارادے، اعلیٰ مقصد اور اخلاص پیدا کریں والدین اور اساتذہ اگر مل کر نئی نسل کی فکری و اخلاقی تربیت کریں تو یقیناً بااخلاق اور ایماندار افراد تیار ہونگے اور یہی ایک روشن اور مضبوط پاکستان کی ضمانت ہے۔

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا

ثناء خان۔ پرنسپل کیمپس 17

القرآن

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ
(سورہ الاعراف۔۳۱)

ترجمہ: اور خوب کھاؤ اور پیو اور حد سے تجاوز نہ کرو۔ بے شک اللہ حد سے نکل جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

الحدیث

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
کھاؤ پیو، صدقہ و خیرات کرو، اور پہنو ہر وہ لباس جس میں اسراف و تکبر نہ ہو
(سنن ابن ماجہ)

اپنا جائزہ

- کیا ہم اپنی ضرورت کے مطابق کھانا نکالتے ہیں؟ ہاں نہیں
- کیا میری پلیٹ کھانے کے بعد صاف ہوتی ہے؟ ہاں نہیں
- کیا کبھی لوگوں کو نعمتوں کے ضیاع سے روکا؟ ہاں نہیں
- کیا میرا لباس محفل میں نمایاں ہونے کے لیے ہوتا ہے؟ ہاں نہیں

اقبال کے اشعار اور کچھ غلط فہمیاں

ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ ہمارے قومی شاعر ہیں۔ بچوں اور بڑوں میں یکساں مقبول اقبال کی شاعری بے مثال ہے۔ بچے ذوق و شوق سے ان کی نظمیں پڑھتے ہیں۔ ایک وقت تھا جب بچے یہ نظمیں کتابیں اور بچوں کے رسالوں میں پڑھا کرتے تھے اب چونکہ کتاب کی جگہ انٹرنیٹ نے لے لی ہے لہٰذا اس معلومات کے ذریعے نے اقبال کو بھی متاثر کیا ہے۔ بہت سے اشعار اقبال سے منسوب کر دیے گئے ہیں اور تواتر سے یہ انتساب ہر خاص و عام کو دھوکے میں ڈال دیتا ہے اور سننے والے ان اشعار کو علامہ محمد اقبال کا ہی سمجھنے لگے ہیں جو نہ صرف اقبال کے ساتھ زیادتی ہے بلکہ اس شعر کے اصل خالق کی بھی حق تلفی ہے۔

ذیل میں ایسے ہی کچھ اشعار کی وضاحت کی گئی ہے۔

اللہ سے کرے دور تو تعلیم بھی فتنہ
املاک بھی، اولاد بھی جاگیر بھی فتنہ
ناحق کے لیے اٹھے تو شمشیر بھی فتنہ
شمشیر ہی کیا نعرہ تکبیر بھی فتنہ

اس بند کے شاعر سرفراز بزمی ہیں جبکہ انٹرنیٹ کی دنیا میں یہ اقبال کی تصویر کے ساتھ موجود ہے۔

منزل سے آگے بڑھ کر منزل تلاش کر
مل جائے تجھ کو دریا تو سمندر تلاش کر
ہر شیشہ ٹوٹ جاتا ہے پتھر کی چوٹ سے
پتھر ہی ٹوٹ جائے وہ شیشہ تلاش کر

یہ نظم شیخ محمد اسماعیل الکرخی کی ہے اقبال کی نہیں۔

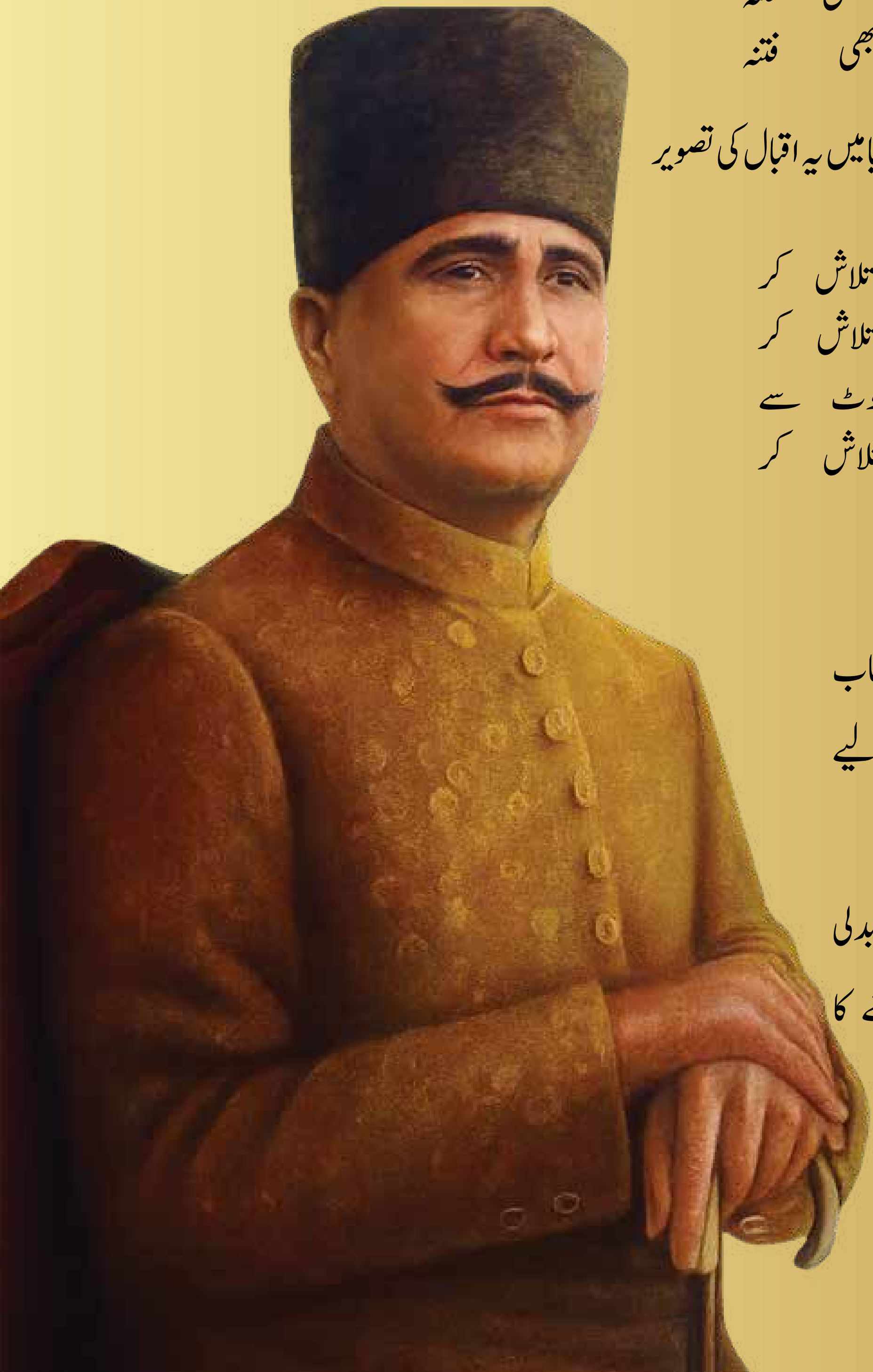

تندی باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لیے

اس شعر کے خالق سید صادق حسین ہیں۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

یہ معروف شعر ظفر علی خان کا ہے۔

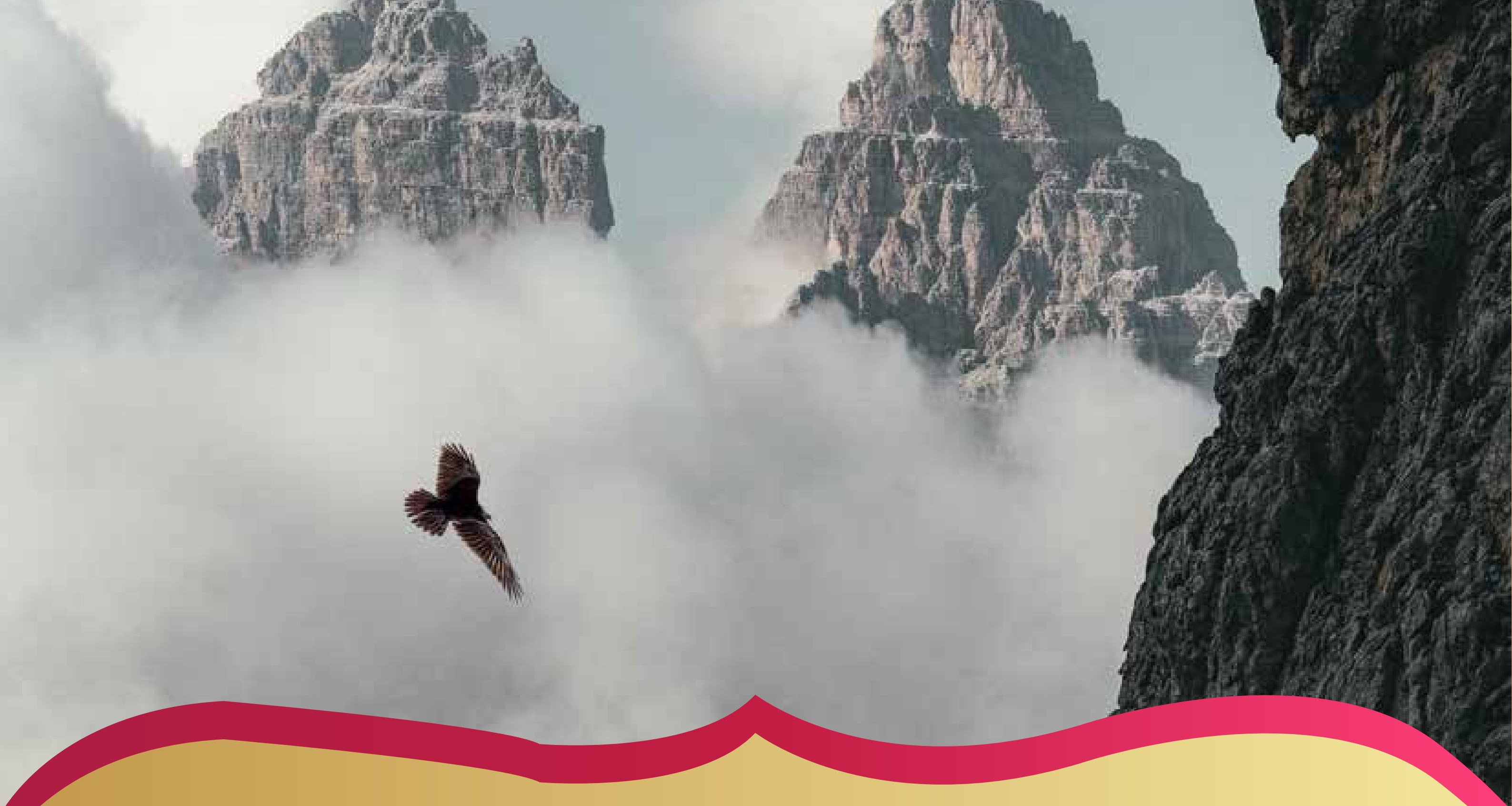

مندرجہ بالا اشعار کو اقبال کی طرف منسوب کیے جانے کی وجہ ان اشعار کی معنویت اور وزن ہو سکتا ہے لیکن کچھ "باذوق" افراد کی نظر میں ہر وہ شعر اقبال کا ہے جس میں تخلص اقبال استعمال ہوا ہو جیسے:

کون کہتا ہے خدا نظر نہیں آتا
وہی تو نظر آتا ھے جب کچھ نظر نہیں آتا

میرے بچپن کے دِن بھی کیا خوب تھے اقبال
بے نمازی بھی تھا، بے گناہ بھی

جبکہ یہ اشعار اپنے بحر اور وزن کے اعتبار سے بھی اقبال کے نہیں ہو سکتے۔

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

اردو شاعری کا یہ بہترین شعر مولانا محمد علی جوہر کی تخلیق ہے۔ اسے بھی اقبال سے منسوب کر دیا گیا ہے۔

جب ہم اقبال کے کلام کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ اقبال کا کلام ہمارے شعور، احساس، قلب اور وجدان میں حرارت اور حرکت پیدا کرتا ہے اور یہی بات اقبال کے کلام کو ممتاز کرتی ہے۔

ترے ضمیر پر جب تک نہ ہو نزول کتاب
گرہ کشا ہے نہ رازی نہ صاحبِ کشاف

علامہ اقبال

نزہت منعم - پرنسپل عثمان پبلک اسکول کیمپس 3

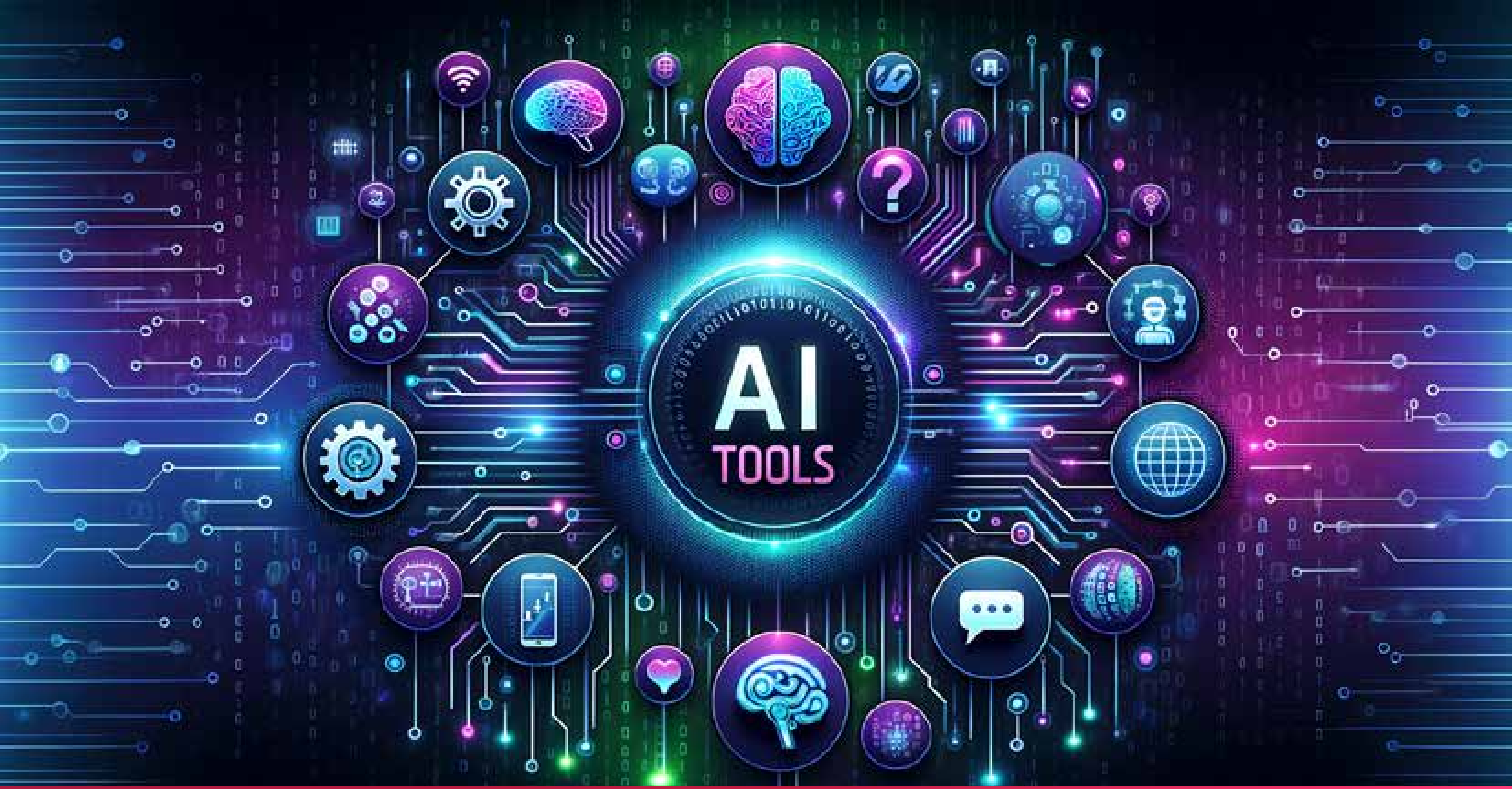

اسلام اور مصنوعی ذہانت

دنیا تیزی سے ترقی کی منازل طے کر رہی ہے اور انسان نے اپنے علم و تجربے سے وہ کارنامے انجام دیے ہیں جو کبھی خواب معلوم ہوتے تھے۔ انہی میں سے ایک عظیم کامیابی مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) ہے جسے ہم مختصراً AI کہتے ہیں۔ یہ وہ سائنسی ایجاد ہے جس کے ذریعے کمپیوٹر اور مشینیں انسانی عقل کی طرح سوچنے، سمجھنے اور فیصلے کرنے کی صلاحیت حاصل کر لیتی ہیں۔
مصنوعی ذہانت کا تصور سب سے پہلے 1956ء میں ایک امریکی سائنسدان جان مکارتھی (John McCarthy) نے پیش کیا۔ انہیں ہی "Father of Artificial Intelligence" کہا جاتا ہے۔ ان کے ساتھ مارون منسکی، ایلن نیول، اور ہربرٹ سائمن جیسے سائنسدانوں نے بھی اس علم کی بنیاد رکھی۔ ان سب نے یہ سوال اٹھایا کہ کیا مشین سوچ سکتی ہے؟ اور اسی سوال سے ایک نئے دور کا آغاز ہوا جسے آج دنیا AI کے نام سے جانتی ہے۔
یہ نظام دراصل انسانی دماغ کے کام کرنے کے انداز سے متاثر ہے۔ مشین کو پہلے ہزاروں مثالوں کے ذریعے تربیت دی جاتی ہے، پھر وہ ان سے سیکھتی ہے اور آخر میں خودکار انداز میں فیصلے کرنے لگتی ہے۔ جیسے ایک استاد شاگرد کو بار بار سبق دہراتا ہے، ویسے ہی کمپیوٹر کو ڈیٹا دے کر سکھایا جاتا ہے۔ آہستہ آہستہ وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ آواز پہچان سکے، تصویریں سمجھ سکے، یا انسانوں سے بات کر سکے۔ موجودہ دور میں اے آئی کا استعمال بہت عام ہو گیا ہے تقریبا 90 فیصد نوجوان اس کا استعمال کر رہے ہیں۔

بحیثیت مسلمان ہمارا جاننا ضروری ہے کہ AI کا استعمال کیسا ہے اور اسے کس حد تک ہونا چاہیے؟

اسلام نے علم کے حصول پر زور دیا ہے۔ قرآن مجید کی پہلی وحی ہی علم کے بارے میں ہے:

"اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ"
پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ (سورہ علق 1)
یہ آیت اس بات کو واضح کرتی ہے کہ علم، تحقیق اور عقل کا استعمال اگر خالق کے نام اور انسانیت کی بھلائی کے لیے ہو تو وہ عین عبادت ہے۔
اسلام علم نافع پر زور دیتا ہے یعنی ایسا علم جو انسانیت کی فلاح کے لیے ہو، اگر AI کو تعلیم، طب، تحقیق کے لیے استعمال کیا جائے تو یہ علمِ نافع میں شامل ہے۔ لیکن اسلام ساتھ ساتھ یہ بھی سکھاتا ہے کہ نیت اور مقصد ہمیشہ صحیح ہونا چاہیے، کیونکہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

اگر یہی علم غرور، فریب یا نقصان کا ذریعہ بن جائے تو وہ قابلِ مذمت ہو جاتا ہے۔ اسلامی تعلیمات یہ بھی واضح کرتی ہیں کہ انسان خالق نہیں بلکہ مخلوق ہے۔

مصنوعی ذہانت ایک آلہ ہے، جو روح نہیں رکھتا، احساس نہیں رکھتا، اور نہ ہی اخلاقی شعور رکھتا ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا:

"اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ"

اللہ ہر چیز کا خالق ہے.(الزمر۔62)

یہ آیت یاد دہانی کراتی ہے کہ تمام تخلیق کے پیچھے اصل قدرت اللہ تعالیٰ کی ہے، چاہے وہ انسانی علم کے ذریعے وجود میں آئی ہوں۔ جدید دور کی ٹیکنالوجی، اگر انصاف، عدل اور خیر کے اصولوں کے تابع ہو، تو یہ انسانیت کے لیے رحمت بن سکتی ہے۔ مگر اگر اس میں اخلاقی رہنمائی نہ رہے تو یہی علم تباہی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ مصنوعی ذہانت انسان کی عقل اور تحقیق کی ایک شاندار مثال ہے، مگر یہ کبھی خالق کی قدرت کا متبادل نہیں ہو سکتی۔ علم چاہے قدیم ہو یا جدید، اگر وہ انسانیت کی خدمت اور اللہ کی رضا کے لیے استعمال ہو تو وہ نور بن جاتا ہے۔ اسلام ہمیں یہی سکھاتا ہے کہ علم کا سفر صرف عقل تک محدود نہ ہو بلکہ اخلاق اور ایمان کے ساتھ جڑا رہے — تبھی علم روشنی بنتا ہے، اور ٹیکنالوجی رحمت۔

ہم بحیثیت مسلمان اپنے بچوں کو نہ صرف اے آئی کا استعمال سکھائیں بلکہ یہ ذہن نشین کرائیں کہ یہ صرف انسانی ذہن کی تخلیق ہے، اور اس انسانی ذہن کو بنانے والا صرف ایک اللہ ہے، لہٰذا اس ٹیکنالوجی کا بھرپور استعمال کیا جائے۔ یہ ایک ایسا آلہ ہے جیسے چھری جس کے استعمال کے بغیر کام نہیں ہو سکتا لیکن اس کا غلط استعمال نہ صرف ہاتھ زخمی کر سکتا ہے بلکہ انسانی جان کو ہلاک بھی کر سکتا ہے۔ امتِ مسلمہ اس آلے کے استعمال سے دینِ اسلام کی تعلیمات کو موثر انداز میں سوشل میڈیا اور دیگر آن لائن پلیٹ فارمز کے ذریعے پیش کر سکتی ہے۔

اے آئی مسلم ممالک کے ڈیجیٹل نظاموں کو محفوظ بنانے میں بھی مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔ سائبر سیکیورٹی کے میدان میں مصنوعی ذہانت کے استعمال سے معاشرتی اور قومی سطح پر سائبر حملوں کی روک تھام کی جا سکتی ہے۔ مصنوعی ذہانت علمی اور فکری تحقیق کے میدان میں بھی اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ مختلف شعبوں میں تحقیق کو مصنوعی ذہانت کی مدد سے بہتر بنایا جا سکتا ہے، جس سے سائنسی اور تکنیکی ترقی کے نئے راستے کھلیں گے۔ اگر اس ٹیکنالوجی کو درست طریقے سے استعمال کیا جائے تو یہ نہ صرف انسانوں کی زندگیوں کو بہتر بنا سکتی ہے بلکہ مسائل کے حل میں بھی معاون و مددگار ہو سکتی ہے۔

رخشندہ حبیب-معلمہ کیمپس49

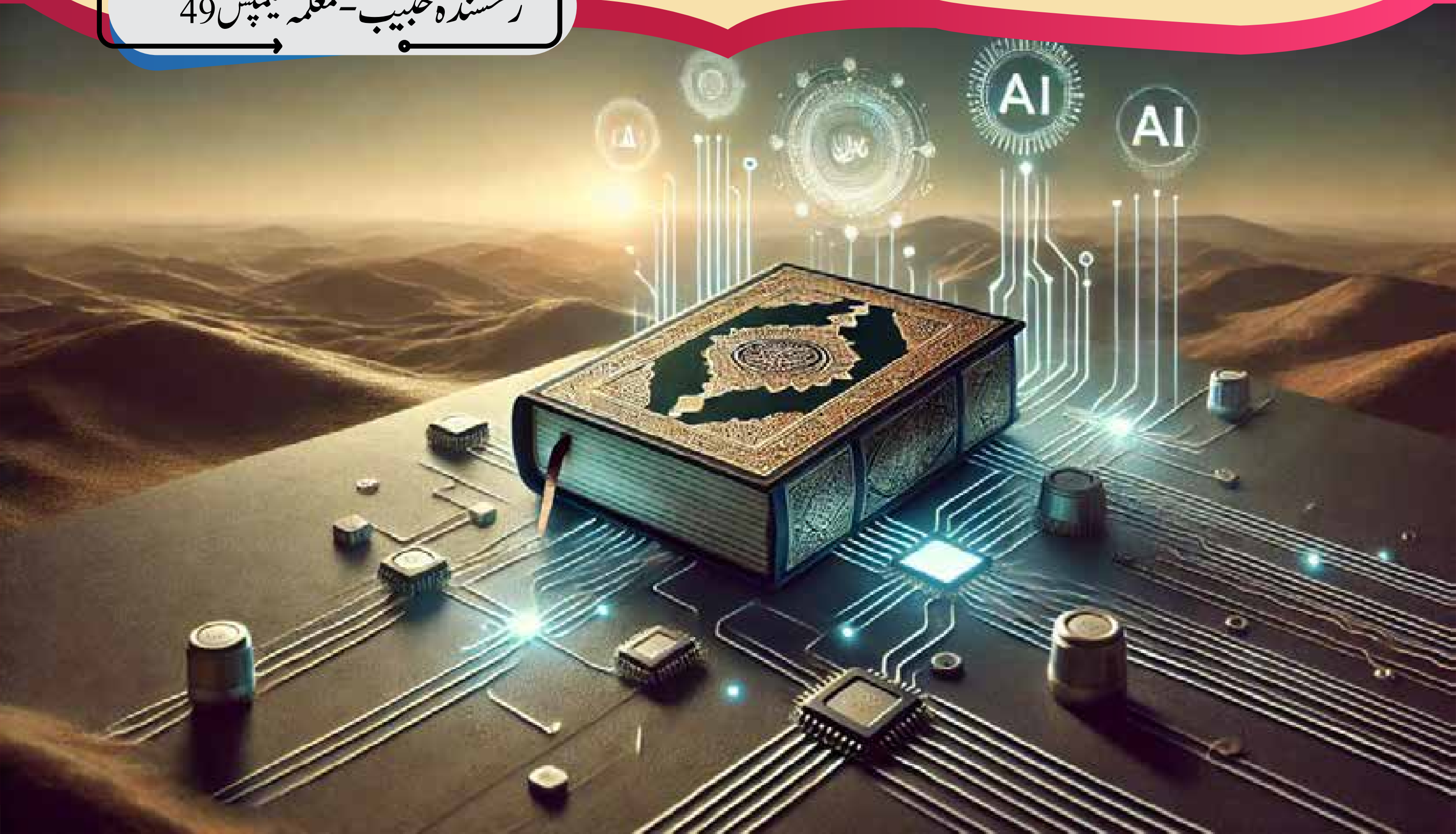

کیا آپ اپنے بچے کی تربیت اور اس کے اخلاق و کردار کی درستی کے لیے فکر مند ہیں؟

کیا آپ کسی مستند کاؤنسلر سے رہنمائی چاہتے ہیں؟

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ بہترین والدین بننے کا اعزاز حاصل کریں!!

ہم لا رہے ہیں آپ کے لیے---

عثمان پبلک اسکول سسٹم کے تربیہ ای میگزین میں ایک ایسا مستقل سلسلہ

ہم سے پوچھیے

جو آپ کے سوالات کے تسلی بخش جواب دے گا۔ آج ہی اپنے سوالات اس ای میل ایڈریس پر بھیجیے

JOIN OUR GUIDES

mcd@usman.edu.pk

Our very own Usmanians

You are invited to write your heart out in a special section of

TARBIYAH E-MAGAZINE

Your writing may contain

Any unforgettable memory of your school..

Any thing which you like the most about UPSS...

Any article with authentic knowledge related to career opportunities and different professions.

Any word of advice for your juniors

Your achievement , success stories

And much more...

JOIN OUR GUIDES

DEPARTMENT OF
MENTORING & COUNSELLING
USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

E-MAIL YOUR WRITE UPS AT
mcd@usman.edu.pk